مختصر طریقہ حج وعمرہ

لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَةَ لَکَ وَالمُلکَ لَا شَرِیکَ لَکَ

ترجمہ ''میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تعریف آپ کیلئے ہے، نعمت آپ کی ہے، بادشاہی آپ کیلئے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں''۔

عمرہ کے ارکان: ۱۔احرام باندھنے کے بعد نیت کرنا اور (اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ عُمرَةً) کہنا۔
۲۔بیت اللہ کا طواف کرنا۔ ۳۔صفا و مروہ کی سعی کرنا۔ (بخاری و مسلم)

حج کے ارکان: ۱۔میقات سے نیت کرنا ('حج تمتع' کرنیوالا (اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ عُمرَةً) کہے، پھر آٹھ ذوالحجہ کو دوبارہ مکہ میں اپنی منزل سے احرام باندھ کر (اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ حَجًّا) کہے، اور 'حج مفرد' کرنیوالا (اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ حَجًّا) کہے، جبکہ 'حج قران' کرنیوالا (اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ عُمرَةً وَ حَجًّا) کہے)۔
۲۔میدان عرفات میں ٹھہرنا۔ ۳۔'طوافِ زیارت' کرنا۔ ۴۔صفا اور مروہ کی سعی کرنا۔ (بخاری و مسلم)
نوٹ: حج کے ارکان میں سے اگر کوئی رکن بھول کر بھی چھوٹ جائے تو حج باطل ہو جاتا ہے۔

عمرہ کے واجبات:
۱۔میقات سے احرام باندھنا۔ ۲۔سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا سر منڈوانا۔ (بخاری و مسلم)

حج کے واجبات: ۱۔میقات سے احرام باندھنا۔ ۲۔غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا۔ ۳۔قربانی کی رات مزدلفہ میں گزارنا۔ ۴۔دس ذوالحجہ کو صرف بڑے جمرہ اور گیارہ، بارہ ذوالحجہ کو تینوں، جمرات کو بالترتیب اللہُ اکبر کہہ کر سات سات کنکریاں مارنا۔ ۵۔گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا۔
۶۔سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا سر منڈوانا اور یہی افضل ہے۔ ۷۔طواف وداع کرنا۔ (مسلم)
نوٹ: اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس پر دم دینا واجب ہوگا جو حدود حرم میں ذبح کیا جائے اور فقراء مکہ میں تقسیم کیا جائے۔ حاجی خود اس سے کچھ نہیں کھا سکتا۔ (مؤطا)

نیت اور احرام باندھنے کا طریقہ: حاجی کیلئے احرام باندھنے سے پہلے میقات پر یا میقات سے پہلے غسل کرنا اور بدن کو خوشبو لگانا مستحب ہے اور اگر ممکن ہو تو حجامت وغیرہ سے بھی فراغت حاصل کر لینی چاہئے۔ مرد احرام کیلئے دو سفید چادریں جو کہ جسمانی ڈھانچے کے مطابق بنی ہوئی نہ ہوں، استعمال کریں جبکہ عورتوں کے احرام کیلئے کوئی لباس مخصوص نہیں ہے، پھر دل سے اپنے حج یا عمرہ کی نیت کریں اور تلبیہ کہیں نیز اگر کوئی آدمی کسی کی طرف سے حج کر رہا ہو تو وہ نیت کرنے کے ساتھ (اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ حَجًّا) کہتے ہوئے اسکا نام بھی ذکر کرے۔
(بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

نوٹ: اگر حج وعمرہ کیلئے جانیوالے کو مکہ مکرمہ تک پہنچنے میں کسی قسم کی رکاوٹ کا خدشہ ہو تو اسے نیت کرتے وقت یہ کہنا چاہئے (اَللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي) پھر اگر وہ مکہ نہ پہنچ سکا تو بغیر 'دم' دیے حلال ہو جائیگا (یعنی احرام کھول سکتا ہے)۔ (بخاری)

حالت احرام میں ممنوع کام اور انکا کفارہ: ۱۔ جسم کے کسی حصے سے بال اکھاڑنا، کاٹنا یا مونڈھنا۔
۲۔ ناخن تراشنا۔ ۳۔ خوشبو لگانا۔ ۴۔ مرد کا سر کو ڈھانپنا۔ ۵۔ مرد کا جسمانی ڈھانچے کے مطابق بنے یا سلے ہوئے کپڑے پہننا (جیسے شلوار قمیض، بنیان، کوٹ، سویٹر، پتلون، پاجامہ وغیرہ) جبکہ عورت کا دستانے اور نقاب پہننا۔ (بخاری)

نوٹ: اگر ان مذکورہ پانچ ممنوع کاموں میں سے کوئی کام غلطی سے یا بھول کر ہو جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں، اور جو جان بوجھ کر ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو اس پر یہ کفارہ ہے: تین دن روزے رکھنا یا چھ مسکینوں کو ایک وقت کا کھانا کھلانا یا 'دم' دینا۔ (سورۂ بقرہ:۱۹۶)

۶۔ جنگلی یا میدانی جانور کا شکار کرنا یا شکار کرنے میں کسی کی مدد کرنا.....اسکا کفارہ اسی جانور کی مثل صدقہ کرنا ہے۔
۷۔ منگنی کرنا یا کروانا، نکاح کرنا یا کروانا.....اسکا کفارہ صرف توبہ واستغفار ہے۔ (مسلم)
۸۔ بیوی سے بوس وکنار کرنا.....اگر انزال نہ ہو تو اس پر توبہ واستغفار ہے اور اگر انزال ہو جائے تو اسکا کفارہ ایک گائے یا اونٹ ذبح کر کے فقرائے مکہ میں تقسیم کرنا ہوگا۔
۹۔ بیوی سے ہم بستری کرنا.....اگر یہ ہم بستری دس تاریخ کو جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مارنے سے پہلے تھی تو اسکا: ۱۔ حج باطل ہو جائیگا۔ ۲۔ حج کے بقیہ کام پورے کریگا۔ ۳۔ اگلے سال دوبارہ حج کریگا۔
۴۔ ایک اونٹ یا گائے حرم کی حدود میں ذبح کر کے فقرائے مکہ میں تقسیم کرے گا۔ اور اگر ہم بستری دس تاریخ کو جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد کی ہے تو اسکا حج تو صحیح ہوگا لیکن اسکو 'دم' دینا ہوگا۔ (حاکم، بیہقی، مؤطا)

نوٹ: اگر عورت کو حالت احرام میں حیض یا نفاس وغیرہ کا خون آجائے تو وہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج اور عمرہ کے بقیہ تمام ارکان وواجبات ادا کریگی۔ (بخاری ومسلم)

حاجی کے آٹھ تاریخ سے پہلے کرنیوالے کام

'حج مفرد' کرنیوالے کے کام: ۱۔ میقات سے احرام باندھنا اور (اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا) کہنا، مکہ والے حضرات حج کیلئے میقات کی بجائے اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھیں گے، خواہ انکی رہائش مستقل ہو یا عارضی، البتہ عمرہ کیلئے انہیں حدود حرم سے نکل کر احرام باندھنا ہوگا۔
۲۔ مکہ پہنچ کر 'طواف قدوم' کرنا (یعنی بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا)۔
۳۔ صفا اور مروہ کی 'سعی' کرنا، اگر 'حج مفرد' کرنیوالے نے 'طواف قدوم' کے وقت سعی نہ کی ہو، یا پھر وہ اپنے گھر سے سیدھا منیٰ کی طرف چلا گیا ہو تو اسے 'طواف زیارت' کے بعد سعی کرنا ہوگی اور وہ قربانی کے دن تک اپنے احرام

میں ہی رہیگا۔ (بخاری ومسلم)

'حج قران' کرنیوالے کے کام: ۱۔قربانی ساتھ لیکر یا قربانی کا کوپن لیکر میقات سے احرام باندھنا اور (اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَ حَجًّا) کہہ کر نیت کرنا۔ ۲۔مکہ پہنچ کر 'طواف قدوم' کرنا۔
۳۔صفا اور مروہ کی 'سعی' کرنا، اگر اس دن سعی نہ کر سکا تو اسے 'طواف زیارت' کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے۔
۴۔حاجی قربانی کے دن تک احرام میں ہی رہے اور احرام کے ممنوع کاموں سے بچے۔ (بخاری ومسلم)

'حج تمتع' کرنیوالے کے کام: ۱۔میقات سے احرام باندھنا اور (اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً) کہنا۔
۲۔'طواف قدوم' کرنا (یہی طواف عمرہ بھی ہے) ۳۔صفا اور مروہ کی 'سعی' کرنا۔
۴۔سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا سر منڈوانا۔ ۵۔احرام کھولنا۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ۱: بیت اللہ کا 'طواف' کرتے وقت ہر چکر میں 'رکن یمانی' اور 'حجر اسود' کے درمیان یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (سورۂ بقرہ:۲۰۱)، (ابوداؤد) نیز اسکے علاوہ ہر چکر کی کوئی دعا مخصوص نہیں، جو چاہیں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔

فائدہ۲: صفا پر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ﴾ (سورۂ بقرہ:۱۵۸) اسکے بعد یہ الفاظ کہے: (اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ) پھر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ 'اللہ اکبر' کہے، اور تین بار یہ دعا پڑھے (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَہٗ) اور ان مذکورہ دعاؤں کے درمیان میں قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر جو دل چاہے دعا کرے اور یہی دعا تین مرتبہ 'اللہ اکبر' کہہ کر 'مروہ' پر بھی پڑھے۔ (صحیح مسلم) یاد رہے کہ مردوں کیلئے دو سبز نشانوں کے درمیان دوڑنا مستحب ہے۔ (سنن نسائی)

آٹھ ذوالحجہ کا دن: منیٰ کی طرف جانا، یاد رہے کہ 'حج تمتع' کرنے والا آٹھ تاریخ کو اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھے اور یہ الفاظ کہے: (اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجًّا) حاجی منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں بغیر جمع کیے اپنے اپنے وقت میں قصر یعنی دو دو رکعت ادا کرے، جبکہ مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھے۔ (بخاری)

نو ذوالحجہ (عرفات) کا دن: ۱۔مستحب ہے کہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد تلبیہ اور تکبیریں کہتے ہوئے عرفات کی طرف جائیں (وہاں حاجی ایک اذان کیساتھ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نماز، قصر یعنی دو دو رکعت کر کے ادا کرے اور ہر نماز کیلئے الگ الگ تکبیر کہے پھر سورج غروب ہونے تک حاجی کیلئے مسنون ہے کہ وہ اللہ کے ذکر، قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں مشغول رہے۔ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا مستحب ہے نہ کہ جبل رحمت کی طرف، نیز حاجی کیلئے نو ذوالحجہ (یوم عرفات) کا روزہ رکھنا غیر مشروع ہے۔ 'وادی عرنہ' میدان عرفات کی حدود میں داخل نہیں، لہذا وہاں ظہر اور عصر کی نماز کے بعد ٹھہرنا صحیح نہیں۔ اسی طرح جبل رحمت پر چڑھنا

طلوع فجر سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ جائیں تو اُنکا رکن بھی ادا ہو جائیگا۔(بخاری ومسلم)
۲۔غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ جانا۔وہاں حاجی ایک اذان اور دو الگ الگ تکبیروں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے قصر (یعنی مغرب کی تین رکعتیں، عشاء کی دو رکعتیں) ادا کرے۔(بخاری ومسلم)
(الف) حاجی مزدلفہ میں یہ رات آرام کرتے ہوئے گزارے، وہاں فجر کی نماز ادا کرے اور فجر کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرے حتیٰ کہ خوب سفیدی ہو جائے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف نکل جائے۔یاد رہے کہ مشعر حرام کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔کمزور عورتوں، عمر رسیدہ اور معذور حضرات کیلئے چاند کے غروب ہو جانے کے بعد بھی مزدلفہ سے منیٰ کو جانا جائز ہے۔(بخاری، مسلم، زادالمعاد)
(ب) بڑے جمرے کو مارنے کیلئے سات کنکریاں اگر آسانی سے مل جائیں تو مزدلفہ چھوڑنے سے پہلے کسی وقت بھی لے لے، یہ کنکریاں منیٰ کے میدان سے بھی لی جا سکتی ہیں جن کا حجم چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہو نیز کنکریوں کو دھونا بدعت ہے۔

<u>دس ذوالحجہ کا دن</u>: سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف جانا۔وہاں حاجی یہ چار کام کرے:
۱۔بڑے جمرہ کو ایک ایک کر کے سات کنکریاں 'اللہ اکبر' کہہ کر مارنا، اور اسکے بعد تلبیہ کہنا بند کر دے۔
۲۔قربانی کرنا۔ ۳۔سارے سر کے بال چھوٹے کروانا یا سر منڈوانا، اور یہی افضل ہے۔(بخاری ومسلم)
۴۔'طواف زیارت' کرنا، اگرچہ اسکو مجبوری کے تحت 'طواف وداع' تک مؤخر کرنا بھی جائز ہے لیکن 'طواف وداع' کے ساتھ 'طواف زیارت' کی بھی نیت کر لے، دونوں ادا ہو جائینگے۔
فائدہ۱: 'حج مفرد' اور 'حج قران' کرنیوالے نے اگر 'طواف قدوم' کیساتھ 'سعی' نہیں کی تو وہ 'طواف زیارت' کیساتھ 'سعی' کرے۔
فائدہ۲: 'حج قران' اور 'حج تمتع' کرنیوالا قربانی کرے۔ فائدہ۳: مکہ کے رہائشی پر قربانی نہیں ہے۔
فائدہ۴: دس تاریخ کو جمرہ کبریٰ کو کنکریاں مار لینے سے حاجی پر احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں صرف حاجی اپنی بیوی سے ہمبستری نہیں کر سکتا.....البتہ 'طواف زیارت' اور 'سعی' کر لینے کے بعد بیوی سے ہمبستری کرنا بھی جائز ہے، یاد رہے کہ دس تاریخ کے چار کاموں کی مذکورہ ترتیب مستحب ہے لیکن حج کی صحت کیلئے شرط نہیں، اور نہ ہی ترتیب چھوڑنے سے 'دم' واجب ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ)

<u>گیارہ ذوالحجہ کا دن</u>: ۱۔گیارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کیلئے اور حجاج کو پانی پلانے والوں کیلئے رخصت ہے۔ ۲۔زوال کے بعد تینوں جمرات کو 'اللہ اکبر' کہہ کر ترتیب کیساتھ ہر جمرے کو سات کنکریاں مارنا، یاد رہے کہ صرف چھوٹے اور درمیانے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا مستحب ہے۔(مسلم، ابوداؤد، مسند احمد، ابن خزیمہ)
نوٹ: جس حاجی کو گنتی میں شک پڑ جائے تو جس گنتی پر اسے یقین ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے باقی گنتی مکمل کرے۔

<u>بارہ ذوالحجہ کا دن</u>: ۱۔بارہ ذوالحجہ کی رات بھی منیٰ میں گزارنا واجب ہے لیکن چرواہوں کیلئے اور حجاج کو پانی

پلانے والوں کیلئے رخصت ہے۔ ۲۔گیارہ تاریخ کی طرح تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا.....اب اگر کوئی مکہ جانا چاہے تو وہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جائے اور جب اپنے ملک کو واپس جانا چاہے تو 'طواف وداع' کرلے، البتہ تیرہ تاریخ کی کنکریاں مارنا افضل ہے۔(سورۂ بقرہ:۲۰۳، ابوداؤد، مؤطا)

تیرہ ذوالحجہ کا دن: ا۔بالکل گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی طرح تیرہ ذوالحجہ کو بھی تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا۔

۲۔مکہ کو چھوڑتے وقت 'طواف وداع' کرنا واجب ہے اور اسکے چھوڑنے پر 'دم' واجب ہو جاتا ہے۔

نوٹ: حیض اور نفاس والی عورتیں 'طواف وداع' نہیں کریں گی۔(بخاری، مسلم، ابوداؤد)

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک سفر

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ حج مکہ مکرمہ میں پورا ہو جاتا ہے، لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ حج جیسی عظیم سعادت نصیب فرمائیں تو وہ مدینہ نبویہ کی زیارت سے کیوں محروم رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر ہے لہٰذا حاجی اگر مدینہ نبویہ کی طرف سفر کرنا چاہے تو مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے البتہ مدینہ نبویہ پہنچ کر اس کیلئے درج ذیل زیارتیں مشروع ہیں (بخاری و مسلم)

ا۔'مسجد نبوی' کی زیارت: جب حاجی مسجد نبوی میں داخل ہو تو 'تحیۃ المسجد' یعنی دو رکعتیں ادا کرے، البتہ 'ریاض الجنۃ' میں دو نفل پڑھنا افضل ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۔'قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم' کی زیارت: حاجی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس جائے، انتہائی ادب و احترام کیساتھ دھیمی آواز میں سلام کہے اور درود پڑھے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی سلام کہے۔ (مؤطا)

۳۔'بقیع الغرقد' کی زیارت: یہ مدینہ نبویہ کا قبرستان ہے۔ حاجی وہاں جائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام مؤمنین کیلئے استغفار اور بلندی درجات کی دعا کرے۔ (مسلم) البتہ قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ) (مسلم، ابن ماجہ)

۴۔'شہدائے اُحد' کی زیارت: حاجی شہدائے اُحد کی قبروں کے پاس جائے' ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کرے' یہاں بھی بقیع الغرقد (قبرستان) والی دعا پڑھنا مسنون ہے۔

۵۔'مسجد قبا' کی زیارت: حاجی باوضو ہو کر مسجد قباء جائے اور وہاں دو نفل ادا کرے جس کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (نسائی)

ضروری وضاحت: ☆ حجاج کرام! یہ بات ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی عبادت اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں دو شرطوں کا لحاظ نہ رکھا جائے: ا۔اخلاص ۲۔اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی یہ عبادت صرف حصول رضائے الٰہی کیلئے ہو اس میں کسی قسم کا دکھاوا نہ ہو اور نہ ہی اس عبادت کا

مقصود کسی اور کو خوش کرنا ہو، اور یہ عبادت نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہو.....اگر ان دو شرطوں میں سے ایک شرط بھی فوت ہوگئی تو عبادت رائیگاں جائے گی.....اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿وَمَا أُمِرُوا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:(صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)،اور فرمایا:(خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ).....لہٰذا ہمیں حج اور دیگر عبادات میں ان شرطوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

☆مدینہ نبویہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی میں چالیس نمازیں لازمی اور ضروری سمجھ کر ادا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ کرام رحمہم اللہ نے ایسا عمل کیا ہے، بلکہ جتنی بھی نمازیں پڑھنے کا موقع ملے، سعادت ہے، یاد رہے کہ ان نمازوں کا حج یا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں، اس بارے میں پیش کی جانیوالی حدیث ضعیف ہے، تفصیل کیلئے دیکھئے:(سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألباني، حدیث نمبر:۳٦۴)۔جبکہ اس ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث درج ذیل ہے جس میں کسی جگہ، علاقہ یا مسجد کی کوئی تخصیص نہیں اور اس میں چالیس نمازوں کی بجائے چالیس دن کی نمازوں کا ذکر ہے، حدیث کا متن یہ ہے؛(مَنْ صَلَّىٰ لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُوْلَىٰ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ)ترجمہ:''جس نے چالیس دن تمام نمازیں با جماعت تکبیر اُولی کیساتھ ادا کیں اس کیلئے دو چیزوں سے براءت لکھ دی جاتی ہے ا۔جہنم کی آگ سے ۲۔ نفاق سے'' (ترمذی) تفصیل کیلئے دیکھئے:(سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني حدیث نمبر:۲٦۵۲)۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حج اور تمام نیک اعمال قبول فرمائے آمین (منجانب:طلبہ مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ)

جمعیت طلبہ سلفیہ (مدینہ یونیورسٹی) کی جانب سے تقریب استقبالیہ کا انعقاد

حسب سابق امسال بھی جمعیت طلبہ سلفیہ کی جانب سے مدینہ یونیورسٹی میں نئے داخل ہونیوالے طلبہ کے اعزاز میں مؤرخہ 2 نومبر بروز جمعرات کو ایک پروقار تقریب استقبالیہ کا انعقاد کیا گیا۔جسکی صدارت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب ورئیس مکتبہ دارالسلام جناب عبدالمالک مجاہد نے کی جبکہ مہمان خصوصی الشیخ علی محمد ابوتراب رئیس جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق کوئٹہ تھے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے کیا گیا جسکی سعادت قاری محمد زکریا (کلیۃ القرآن) اور قاری محمد ابراہیم (کلیۃ الحدیث) نے حاصل کی بعدازاں حافظ احمد صدیق (کلیۃ الحدیث) نے اپنا تازہ کلام پیش کیا۔انکے بعد امیر جمعیت طلبہ سلفیہ محمد ابراہیم کیلانی (کلیۃ الحدیث) نے نئے طلبہ کو خوش آمدید کہا پھر عطا محمد کاکڑ نے نئے طلبہ کی طرف سے اظہار خیال کیا۔بعدازاں سرپرست اعلیٰ جمعیت طلبہ سلفیہ محترم عتیق الرحمٰن (الدکتورۃ) ڈاکٹر پروفیسر احمد دہلوی رئیس دارالحدیث المدنی (مدینہ منورۃ) مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی ایڈیٹر ماہنامہ ضیائے حدیث سوہدرہ اور الشیخ علی محمد ابوتراب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے حسب ترتیب خطاب فرمایا۔جبکہ آخر میں صدر تقریب محترم عبدالمالک مجاہد نے تفصیلی گفتگو فرمائی۔سٹیج سیکرٹری کے فرائض فیض احمد بھٹی (کلیۃ الحدیث) نے سرانجام دیئے۔